۲

اسلامی تحریکیں اور ادارے　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　تحریکات آزادی

کشمیری مسلمان سماجی و شناختی شعور

(مقالے میں کشمیری مسلمانوں کی تاریخ' اس میں مختلف طبقات' ڈوگرہ کے ہاتھ کشمیر کے فروخت کے اثرات اور ۱۹۴۷ء کے بعد مختلف شخصیتوں اور جماعتوں کے کردار کا ذکر ہے اور کشمیریوں کے سلسلے میں پاکستان اور بھارت کی پالیسیوں اور رویوں کو زیر بحث لانے کے بعد آخر میں اس کا نچوڑ جو نکالا گیا ہے' وہ چند الفاظ میں ذیل میں دیا جا رہا ہے)

کشمیری مسلمانوں کی کہانی نہ صرف بہت سے ماہرین کے لیے ایک معمہ ہے' بلکہ یہ خود کشمیریوں کے لیے بھی الجھاؤ کا باعث ہے۔ ان کی داستان طویل اور اتار چڑھاؤ سے بھرپور ہے۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں نے ہی بھوک اور غربت کے مارے لاکھوں کشمیریوں کے مصائب کی قیمت پر دہشت کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے' اس سے وہ کچھ زیادہ احترام وصول کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہ کہانی ابھی اپنے اختتام کو نہیں پہنچی۔ کشمیری عوام نفسیاتی نسل کشی کے جس اندیشے میں ۱۹۵۳ء سے دوچار چلے آ رہے ہیں' وہ جنگجوئیت کے چیلنج کے خلاف ہندوستانی حکومت کے حد سے بڑھے ہوئے ردعمل کے باعث بدقسمتی سے حقیقت میں تبدیل ہو چکا ہے۔

اور برصغیر کی تقسیم کے بعد دوسرے بڑے المیہ کو جس چیز نے عصر حاضر کے طربیہ میں بدل دیا ہے' وہ دہلی اور اسلام آباد کی وہ اختراع ہے' جس کے تحت انہوں نے کشمیریوں کی اپنی ثقافتی اور مذہبی شناخت کے تحفظ کی خواہش کو سیاسی رومانس کے ایسے بھنور میں ڈال دیا ہے' جو ہندوستانی سیکولرازم اور مسلم علیحدگی پسندی کے متحارب نظریات سے موجزن ہے۔

(محمد اسحاق خان)

☆☆☆☆

عالمی نظام نظریات　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　عصری مسائل

خود ہلاکتی کے دستے ۔ معمول کی کارروائی پر(۳)

خود کشی پر آمادہ دہشت گردوں کو محض جنونی خیال کرنا سادہ لوحی پر مبنی ہے۔ دہشت گرد کی طرح جنونی کی اصطلاح بھی بےجوانہ ہے۔ اس کا اطلاق "افراد کے ذہن کی حالت ایسی پر ہوتا ہے' (جس کے تحت یہ افراد) دل کی گہرائی سے اپنے عقائد پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ اس کے لیے قصور وار قرار پاتے ہیں"۔ اس طرح اصطلاح جنونی وضاحت کی بجائے ایک توصیفی عنوان ہے۔ خود ہلاکتی پر آمادہ دہشت گردوں کے اقدامات کو آتش بیاں اسلامی علماء سے منسوب کرنا بھی احمقانہ بات ہے۔ نابینا عالم شیخ عمر